

علماء و بندگان کے علوم کا اساتذہ
دینی و علمی کتابوں کا تنظیم مرکز ٹیکرام چینل

حقی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیکرام چینل

قادیانیت

پر غور کرنے کا

سیدھا راستہ

مولانا محمد رفیق عثمانی لکھنؤ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486

تہمید

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده!

کانپور (انڈیا) سے ایک نوجوان اس عاجز کے پاس آئے اور انہوں نے بتلایا کہ ان کے بعض عزیز قادیانی ہیں اور وہ دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی اس سلسلہ میں باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے اور لوگوں کے بھی گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ان کے ساتھ چل کر انہیں سمجھانے کی کوشش کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ جب آدمی کسی عقیدہ اور مذہب کو اختیار کر لیتا ہے اور لوگوں کو عام طور سے اس کے متعلق یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو میرا عام تجربہ اور اندازہ یہ ہے کہ پھر وہ ایک طالب اور متلاشی حق کی طرح سوچنے پر تیار نہیں ہوتا اور کسی بات پر انصاف اور سچائی کے ساتھ غور نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اس کے عقیدہ اور مذہب کے خلاف خواہ کیسی ہی روشن دلیلیں پیش کر دی جائیں۔ وہ ان سے اثر نہیں لیتا اور اپنی بات پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ اس لئے آپ کے جو عزیز قادیانیت اختیار کر چکے ہیں ان سے تو مجھے کوئی خاص امید نہیں۔ لیکن جو لوگ ابھی قادیانی ہوئے نہیں ہیں اور وہ غور کرنا چاہتے ہیں تو ان شاء اللہ ان کے لئے میرا بات کرنا مفید ہوگا۔

بہر حال میں ان صاحب کے ساتھ کانپور چلا گیا اور ایک مختصر نجی مجلس میں جس میں غالباً دس بارہ حضرات ہوں گے۔ اس موضوع پر گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر قادیانیت کے متعلق ایک اصولی گفتگو کروں اور اس تحریک کے بارہ میں غور کرنے کا میرے نزدیک جو صحیح سیدھا اور آسان راستہ ہے بس اسی کو اس موقع پر پیش کروں۔ اس مقصد کے لئے میں نے خود مرزا غلام احمد قادیانی کی دو چار کتابوں کا ساتھ رکھ لینا کافی سمجھا تھا اور وہ میرے ساتھ تھیں۔ جو گفتگو اس عاجز نے اس مجلس میں کی وہ بحث و مناظرہ کے طرز کی نہ تھی اور اس کی نوعیت و عقد و تقریر کی بھی نہ تھی۔ بلکہ ایک مجلسی گفتگو تھی جس کا مقصد جیسا کہ عرض کیا صرف یہی تھا کہ جو لوگ قادیانیت کے بارہ میں غور کرنا چاہیں ان کے سامنے صحیح طریقہ اور سیدھا راستہ

آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے قادیانیت کی حقیقت اور قادیانیوں کی گمراہی کو سمجھنا ہر اس شخص کے لئے بڑا آسان کر دیا ہے جو نیک نیتی اور ایمان داری سے سمجھنا چاہے اور اس کے لئے صحیح اور سیدھا راستہ بھی اختیار کرے۔ نہ اس کے لئے بڑے علم کی ضرورت ہے نہ بڑی ذہانت کی۔ بلکہ معمولی سے معمولی عقل رکھنے والا آدمی بھی اگر سمجھنا چاہے تو بفضلہ تعالیٰ خوب سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس عاجز نے اس مجلس میں کہا تھا اس کو قلمبند کر کے شائع بھی کر دیا جائے۔ تاکہ قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا یہ صحیح اور سیدھا اور مختصر طریقہ زیادہ سے زیادہ عام مسلمانوں کے علم میں آجائے اور اس نئے مذہب کی حقیقت کو سمجھنا سمجھانا لوگوں کے لئے آسان ہو جائے۔

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ پروفیسر الیاس برنی نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے) ”قادیانی مذہب“ لکھ کر قادیانیت کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت کو میرے نزدیک ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے اور یہ عاجز اب اس سلسلہ میں کسی نئی تحریر اور تصنیف کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ گفتگو چونکہ بہت مختصر ہونے کے ساتھ بہت زیادہ عام فہم اور اپنے مقصد کے لئے ان شاء اللہ بالکل کافی دانی ہے۔ اس لئے اس کو شائع کرنا مفید معلوم ہوا۔ امید ہے کہ اس کی روشنی میں غور کر کے ہر شخص یہ جان سکے گا کہ قادیانیت کتنی غلط اور مہمل چیز ہے اور کسی شخص کا قادیانی ہونا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح موعود وغیرہ ماننا دینی اور اعتقادی گمراہی کے علاوہ اپنی عقل اور انسانی شرافت پر بھی کیسا ظلم ہے۔

تکمیل دین اور ختم نبوت

اس گفتگو میں اس عاجز نے پہلے تکمیل دین اور ختم نبوت کے مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ کم از کم اجمالاً اور اشارۃً اتنا یہاں بھی بتلادینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی گفتگو کے اس ابتدائی حصہ میں اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی تکمیل اور اس کی حفاظت کی ضمانت کے بارہ میں قرآن مجید کا بیان اور تاریخ کی شہادت ذکر کرنے کے بعد اس چیز پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں کا اعلان فرما کر ہمیشہ کے لئے ہر نبوت کی ضرورت کے ختم

ہو جانے کا اعلان فرمادیا۔ کیونکہ جب دین: ”اليوم اكملت لكم دينكم (المائدہ: ۳)“ کی شہادت کے مطابق بالکل مکمل ہو چکا اور اس میں اب کبھی کسی ترمیم اور اضافہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور ”انالہ لحافظون (الحجر: ۹)“ کے مطابق وہ جوں کاتوں قیامت تک محفوظ بھی رہے گا تو کوئی نیانمی اب آئے کیوں؟۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں صراحتاً حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان بھی فرمادیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی حدیثوں میں جن کا شمار بھی مشکل ہے اپنی اس حیثیت کو صاف صاف بیان فرمایا کہ نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا اور میرے بعد کوئی نیانمی نہیں آئے گا اور پھر پوری امت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی ایمان اور یہی عقیدہ رہا اور جس زمانہ میں کسی نے اپنے کو نبی کہا اس کے متعلق کبھی کچھ غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ جس طرح خدائی کے دعویداروں کو کذاب سمجھا گیا اسی طرح حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو امت نے کذاب سمجھا۔ تکمیل دین اور ختم نبوت کے سلسلے میں میں نے اس مجلس میں بس انہی چند پہلوؤں پر کلام کیا تھا اور اس کا خلاصہ بس اتنا ہی تھا۔ ختم نبوت کے متعلق یہ اصولی بات کہنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ کے متعلق جو کچھ وہاں کہا تھا اس کو تلخیص و اختصار کی کسی کوشش کے بغیر اسی تفصیل سے درج کرتا ہوں اور وہی دراصل قادیانیت کے متعلق اصل بحث ہے۔ جو کچھ میں نے وہاں اس سلسلہ میں کہا تھا اس کو پہلے سے ذہن میں مرتب کر لیا تھا اور کاغذ پر بھی نوٹ کر لیا تھا اور اسی کی مدد سے اب اس کو قلمبند کر رہا ہوں۔ اگر تکمیل افادیت کے نقطہ نگاہ سے کوئی ایسی بات لکھنا مناسب سمجھوں گا جو اس مجلس میں نہیں کہی تھی تو انشاء اللہ موقع پر اس کو حاشیہ میں لکھ دوں گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ

مجلس کے حاضرین میں جو چند قادیانی حضرات تھے میں نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: آپ حضرات کو جیسا کہ میری اب تک کی گفتگو سے معلوم ہوا واقعہ یہ ہے کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جز ہے۔ لیکن میں تھوڑی دیر کے لئے اس سے صرف نظر کر کے کہتا ہوں کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہ ہوئی اور انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد

قادیانی جیسے کسی شخص کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ میں اس وقت آپ حضرات کے سامنے چار اصولی باتیں پیش کرتا ہوں۔ ان کی روشنی میں ہر شخص مرزا قادیانی کو بڑی آسانی سے جانچ سکتا ہے اور میرے نزدیک قادیانیت پر غور کرنے کا یہی صحیح اور سیدھا اور آسان ترین راستہ ہے۔ جو چار اصولی باتیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ دو اور دو چار کی طرح بالکل بدیہی اصول ہیں۔

چار اصولی باتیں

پہلی بات

میری پہلی اصولی بات جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب نبیوں کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کے ادب و احترام کی تعلیم دے۔ کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ کسی پیغمبر کی اہانت اور ہتک کرنا کسی ادنیٰ درجہ کے مومن کا بھی کام نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں۔ چونکہ یہ مجلس بحث و مناظرہ کی مجلس نہیں ہے اور میں آپ حضرات کو قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا صرف طریقہ اور راستہ بتانا چاہتا ہوں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی صرف ایک عبارت بطور نمونہ پیش کرتا ہوں:

وہ اپنی کتاب (دافع البلاء ص ۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰) پر لکھتے ہیں: ”سج کی راست بازی اپنے زمانہ کے دوسرے راستہ بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بچی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بچی کا نام حضور رکھا مگر سج کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت سج بن مریم علیہ السلام پر چند ہتھیں رکھی

ہیں۔ اول: یہ کہ وہ شراب پیتے تھے۔ دوم: یہ کہ وہ قاحشہ اور بدکار عورتوں سے ان کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہوا عطر اپنے سر پر ملواتے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اپنے بدن کو چھواتے تھے۔ سوم: یہ کہ بے تعلق جوان عورتیں ان کی خدمت کرتی تھیں۔ یہ ناپاک ہتھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک پیغمبر پر رکھنے کے بعد یہ شخص یہ بھی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضور کا لفظ انہی قصوں کی وجہ سے نہیں فرمایا۔

یہ گندی باتیں جو اس شخص نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کا احساس ان کے متعلق کیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے۔ کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسی گندی اور بے حیائی کی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتا۔

قادیانی تاویل: میں خود ہی آپ کو یہ بھی بتلا دوں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو ایسی غیر شریفانہ باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ قادیانی حضرات ان کے متعلق عام طور سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر لکھا

۱۔ جو گندی ناپاک ہتھیں اس ظالم نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائیں یہ ان کو قرآن پر اور اللہ تعالیٰ پر بھی تمہوتا ہے۔ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہی باتوں کی وجہ سے ان کو قرآن میں حضور نہیں کہا۔ کیونکہ حضور کے معنی ہیں اپنی خواہش نفس کو روکنے والا۔ ”سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً (اسرا: ۴۳)“ حالانکہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن پاک میں حضور نہ کہنے سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ معاذ اللہ یہ گندے قصے اس کا سبب ہیں تو پھر تمام جلیل القدر پیغمبروں، حضرت لوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خود سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کے متعلق بھی یہ ظالم یہی کہے گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ان حضرات کے لئے بھی حضور کا لفظ کہیں استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ ہے اس شخص کی قرآن دانی کا نمونہ جس کو اس کے امتی اس کا سب سے بڑا معجزہ کہتے ہیں۔

گیا ہے۔ لیکن یہ محض دھوکہ اور بناوٹ ہے۔ خصوصاً میں نے اس وقت جو عبارت پڑھ کر سنائی ہے وہ دافع البلاء کی ہے اور دافع البلاء کے مخاطب زیادہ تر علمائے اسلام ہیں۔ جس کا جی چاہے پوری کتاب پڑھ کر دیکھ لے۔ اس کے علاوہ جو گندی اور فحش باتیں انہوں نے اس عبارت میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی قہصے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور کے خطاب سے محروم رکھا اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کا نام حضور نہ رکھنے کو ان گندی تہمتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پس اس کو پادریوں کے مقابلہ کا صرف الزامی جواب کیسے کہا جاسکتا ہے؟

بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ دافع البلاء کی اس عبارت سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ اس شخص نے یعنی مرزا قادیانی نے اگر کسی کتاب میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ایسی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ہیں تو وہ صرف الزامی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ان کے اپنے خیالات اور اپنے دعوے ہیں۔

میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قریب قریب یہی گندی باتیں اس سے بھی زیادہ نامہذب اور گندے الفاظ میں ضمیرہ انجام آتھم میں لکھی ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی چیزوں کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے۔ لیکن چونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں اس کو بھی پڑھے دیتا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ:

”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین داویاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے (یعنی رٹیلوں سے) میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (ضمیرہ انجام آتھم ص ۷، حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے وہی باتیں کہی ہیں جو دافع البلاء سے میں ابھی آپ کو سنا چکا ہوں۔ بلکہ یہاں کا طرز بیان اور زیادہ غیر شریفانہ اور سوقیانہ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ کتاب کوزمین پر چمک دینے کو جی چاہتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے خاص مخاطب بعض عیسائی پادری ہیں۔ لیکن دافع البلاء کی عبارت پڑھنے کے بعد ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صرف الزامی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے یسوع کے حق میں کہی گئی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء سے معلوم ہو چکا کہ واقعہ میں وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ قرآن پاک کو اور خدا کو بھی اپنی گواہی میں لاتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اس سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے دافع البلاء کی عبارت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ انجام آتھم کے ضمیمہ کی یہ عبارت تو میں نے صرف اس لئے پڑھ دی کہ اس میں وہی بات زیادہ گندے طریقہ پر کہی گئی ہے اور دافع البلاء کی عبارت نے اس کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ صرف الزامی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کے یہ دعوے ہیں۔

بہر حال یہ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیسی گندی اور اہانت آمیز باتیں کہی ہیں۔ پس ایسا شخص نبی تو کیا صاحب ایمان بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ شرافت و تہذیب کے عام معیار کے مطابق اس کو ایک شریف اور مہذب انسان بھی نہیں کہا جاسکتا۔

اس موقع پر حاضرین مجلس میں سے کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ بتلا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی باتیں کیوں لکھیں؟۔

میں نے کہا..... میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک اہم دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ یعنی حدیثوں میں آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو خبریں دی گئی ہیں وہ ہی ان کے مصداق ہیں اور اپنی شان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بہت بڑے ہوئے ہیں اور بعض خاص مشابہتوں اور مناسبتوں کی وجہ سے حدیثوں میں مجازاً ان ہی کو عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

مقابلہ میں ان کی سیرت اور ان کا کردار گھٹیانہ ہو۔ بلکہ بلند اور بڑھیا ہو۔ تو میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو اس لئے گرانا چاہتے ہیں کہ اپنے بے وقوف معتقدوں کو یہ یاد کرائیں کہ سیرت اور کردار کے لحاظ سے مسیح نامصری کے مقابلہ میں بلند ہوں۔ بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں۔

مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو چار اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کر چکا اور آپ سن چکے۔ اب آگے سنئے:

دوسری بات

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اللہ کے سچے پیغمبر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے۔ مگر مرزا قادیانی اس معاملے میں بڑے بے باک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں میں ان کی کتابوں سے پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ میرا مطمح نظر اس وقت صرف اتنا ہی ہے کہ مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتا دوں۔ اس لئے میں اس سلسلہ میں بھی مرزا قادیانی کی غلط بیانی کی صرف ایک موٹی سی مثال آپ کے سامنے پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

مرزا قادیانی کے صریح جھوٹ کی ایک مثال

”مولوی غلام دیکھیر قصوری نے اپنی ایک کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۷ ص ۳۹۴)

۱۔ مرزا قادیانی کا مشہور شعر بھی ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر ظلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۱۳۰)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی مرحوم کے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ: ”انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔“

یہ سب مرزا قادیانی کا تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔ آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کر لے۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ اس کے لئے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ۔ جن میں یہ مضمون موجود ہو۔ لیکن آج تک کوئی نہیں دکھلا سکا اور نہ قیامت تک کوئی دکھلا سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتلایا یہ مرزا قادیانی کا خالص جھوٹ اور افتراء ہے۔ اور ان کی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی کتابوں کو تحقیقی اور تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسوں، پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لئے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانت دار مصنف بھی

۱۔ مرزا قادیانی کے یہاں اس قسم کی غلط بیانیوں کی اتنی بہتات ہے کہ مناظرہ سے دلچسپی رکھنے والے بعض حضرات نے ان کی کتابوں سے اس قسم کی غلط بیانیاں چھانٹ کر مستقل کتابیں صرف اسی موضوع پر لکھی ہیں۔ ان رسالوں میں ”کذبات مرزا“ مشہور رسالہ ہے۔ پھر مرزا قادیانی اس قسم کی غلط بیانیاں صرف انسانوں ہی کے حق میں نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ و رسول اور قرآن و حدیث کے متعلق بھی اس قسم کی غلط بیانی کرنے میں وہ بڑے جری اور بے باک ہیں۔ ایک مثال اس کی بھی ہدیہ ناظرین ہے: اسی کتاب اربعین نمبر ۳ میں (جس سے مولانا قصوری مرحوم اور مولانا علی گڑھی مرحوم کے متعلق ان کی ایک غلط بیانی ابھی نقل کی گئی ہے) لکھتے ہیں: ”مضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا جاہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۷۱، خزائن ج ۷ ص ۴۰۴) جو لوگ قرآن اور احادیث کا الحمد للہ علم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کی کیسی بے باکانہ غلط بیانی ہے۔

نہیں سمجھا جاسکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں۔ قریب ۲۲،۲۱ سال سے تحریر و تصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۶،۵ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ میں بھی اس معاملے میں مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ دیانت دار ہوں اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ان ۶،۵ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔ بہر حال مرزا قادیانی کی یہ کمزوری بھی ایسی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا جاسکتا۔

تیسری بات

تیسری اصولی بات مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انہوں نے بعض اہم پیشین گوئیاں ایسی کیں جن کو خود اپنے جھوٹے یا سچے ہونے کا خاص نشان اور معیار قرار دیا اور بڑے دعوے سے کہا کہ اگر یہ پوری نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں اور ایسا ہوں اور ویسا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قسم کی زیادہ تر پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا ظاہر کر دیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ورنہ بہت سی پیشین گوئیاں رتالوں، جھاروں کی اور علم جوٹش سے واقفیت رکھنے والے پنڈتوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں سو فیصدی بالکل ٹھیک ٹھیک پوری ہو جاتیں تب بھی ہم ان کو اس قسم کا استدراج سمجھتے۔ جیسا کہ حدیثوں میں دجال کے متعلق آتا ہے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بارش برساکے اور مردہ کو زندہ کر کے دکھائے گا اور اس کے باوجود دجال ہوگا۔

بہر حال ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید میں حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان ہو جانے کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ خواہ اس کے ہاتھ پہ کیسے ہی کرشمے ظاہر ہوں اور خواہ اس کی پیشین گوئیاں سو فیصدی پوری ہوں پھر بھی وہ ہرگز سچا نبی نہیں بلکہ کذاب و دجال ہے۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں پوری بھی ہو جاتیں جب بھی

ہمارے ایمان اور عقیدہ پر الحمد للہ کوئی اثر نہ پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان کی معرکہ کی پیشین گوئیوں کو غلط کر کے اپنے بہت سے کمزور بندوں کو اس آزمائش سے بچالیا۔ میں اس سلسلہ میں ان کی صرف دو پیشین گوئیوں کو اس وقت آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں:

عبداللہ آتھم کا قصہ

پہلی پیشین گوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت سے متعلق ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک (یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء تک) مقرر کی تھی۔ پھر انہوں نے اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۷۹، خزائن ج ۶ ص ۳۷۵) پر جو ستمبر ۱۸۹۳ء کی لکھی ہوئی ہے اپنی صداقت کے نشان اور معیار کے طور پر اپنی اس پیشین گوئی کو پھر دہرایا کہ آتھم ضرور بالضرور اس مدت کے اندر یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء تک مر جائے گا۔ (اور چونکہ آتھم کی عمر ۷۰ برس کے قریب تھی اس لئے اس کا مرجانا کچھ مستبعد بھی نہ تھا۔) لیکن اللہ تعالیٰ کو مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنا تھا۔ اس لئے بوڑھا عبداللہ آتھم اس مدت میں بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس میعاد سے قریباً دو برس گزرنے کے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔ خود مرزا قادیانی نے (انجام آتھم ص ۱، خزائن ج ۱ ص ۱) میں اس کی موت کی یہ تاریخ لکھی ہے۔

مجھے یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے اور ان کی امت کے مناظروں نے اس پیشین گوئی کے بارہ میں بعد کو کیا کیا فضول اور مہمل تاویلیں کی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہر صحیح الفطرت آدمی کو ان لوگوں کو اس قسم کی باتوں سے ان کی ہٹ دھرمی کا اور حق پرستی سے دوری کا اور زیادہ یقین ہوتا ہے۔ سیدھی بات ہے۔ کوئی منطوق فلسفہ کا مسئلہ نہیں ہے اور کوئی سہیلی اور چیتا نہیں ہے جس کا سمجھنا اور بوجھنا مشکل ہو۔ مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ تک یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء تک ضرور مر جائے گا اور اس کو انہوں نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ اب اگر آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء کی شام تک بھی مرجاتا تو مرزا قادیانی اپنے اس بیان کی رو سے سچے ہوتے۔ لیکن جب وہ اس مدت میں نہیں مرا بلکہ قریباً دو سال بعد تک اور بیچارہ ہاتھ اس کی اس دو سالہ زندگی کا ہر سانس اور ہر لمحہ مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق ان کے

کاذب اور جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے اور اس میں تاویلیں کرنا خواہ مخواہ ایک کھلے ہوئے جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ بہر حال غور کرنے والوں اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے بات بالکل صاف سیدھی اور مختصری ہے۔

محمدی بیگم کا قصہ

دوسری پیشین گوئی جو میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق ان کی سب سے زیادہ مشہور اور معرکہ کی پیشین گوئی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتابوں میں اپنی صداقت کا خاص آسانی نشان اور معیار قرار دیا تھا۔ میں پہلے اس کا مختصر واقعہ بیان کر دوں۔

مرزا قادیانی کے ایک قرابت دار مرزا احمد بیگ ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ محمدی بیگم ان کی لڑکی تھی۔ مرزا قادیانی کے دل میں اس سے نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے پیام دیا۔ لیکن احمد بیگ راضی نہیں ہوئے اور انکار کر دیا۔^۱ مرزا قادیانی نے احمد بیگ کو متاثر اور مرعوب کرنے کے لئے بڑے زور سے دو باتوں کا اعلان کیا:

ایک یہ کہ: ”محمدی بیگم کا میرے نکاح میں آنا مجھے خدا کی وحی اور الہام سے معلوم ہو چکا ہے اور میں نے خدا کے حکم سے یہ پیام دیا ہے اور خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ نکاح ضرور ہوگا۔“
 اور دوسری بات یہ کہ: ”اس کے گھر والے اگر انکار کریں گے تو طرح طرح کی آفتوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے اور خود محمدی بیگم پر بھی مصیبتیں آئیں گی۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲، ۵۷۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۱۔ اور اس سلسلہ میں احمد بیگ کو کچھ زمین اور باغ دینے کا لالچ بھی دیا گیا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۲۔ شاید اس انکار کی وجہ یہ ہوگی کہ محمدی بیگم بالکل کسن لڑکی تھی اور مرزا قادیانی کی عمر اس وقت پچاس برس سے اوپر ہو چکی تھی۔

مرزا قادیانی نے ان باتوں کو اپنے خطوط اور اپنی کتابوں اور اشتہاروں میں ایسے زور سے لکھا کہ احمد بیگ اگر کچا آدمی ہوتا تو ڈر کے نکاح کر ہی دیتا۔ لیکن اس نے اثر نہیں لیا اور وہ بھراہر انکار کرتا رہا اور مرزا قادیانی طرح طرح سے کوششیں اور ہر قسم کی تدبیریں استعمال کرتے رہے جن کی تفصیل بہت لمبی ہے اور بڑی عبرتناک اور شرمناک ہے اور مجھے اس قسم کی باتوں سے اب طبعی انقباض ہوتا ہے۔ اس لئے میں ان سب واقعات قصوں کو چھوڑتا ہوں اور صرف اصل معاملہ ہی آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مرزا قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ایک مدت تک اسی طرح چلتا رہا کہ مرزا قادیانی محمدی بیگم کے والد احمد بیگ کو رام کرنے کی کوششیں اور تدبیریں کرتے رہے۔ اس کو خطوط لکھتے رہے اور الہاموں کے حوالہ سے اس کو دھمکیاں بھی دیتے رہے۔ مگر وہ انکار پر جما رہا۔ یہاں تک کہ پٹی خلیج لاہور کے رہنے والے ایک شخص سلطان محمد سے محمدی بیگم کی شادی کی بات چیت ہونے لگی۔ جب مرزا قادیانی کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی عجیب و غریب تدبیریں اور بڑی بڑی کوششیں کیں۔ جب یہ تمام کوششیں بھی ناکام رہیں تو مرزا قادیانی نے حسب عادت خدا کے الہام کے حوالے سے پیشین گوئی شائع کر دی کہ اگر سلطان محمد سے محمدی بیگم کا نکاح ہو تو سلطان محمد روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اور محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ تین سال کے اندر مرجائیں گے اور لڑکی بیوہ ہو کر پھر میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔

۱۔ جو حضرات اس قصہ کی ان شرمناک تفصیلات سے بھی واقفیت حاصل کرنا چاہیں وہ فیصلہ آسمانی، الہامات مرزا، مرزا اور محمدی بیگم اور ترک مرزائیت وغیرہ رسائل دیکھیں۔ واقعہ یہ ہے کہ تنہا محمدی بیگم کا واقعہ ہر ایک منصف مزاج اور حق پرست کو یہ یقین دلانے کے لئے کافی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت اور الہام کے دعوؤں میں کاذب اور مغتری ہونے کے علاوہ نہایت پست فطرت آدمی تھا اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت نے اس کو ذلیل اور جھوٹا ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ (یہ تمام رسائل احتساب قادیانیت میں شائع ہو چکے ہیں۔ مرتب)

اللہ کی شان کہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اس کے بعد بھی برابر اسی زور و شور سے یہ پیشین گوئی کرتے رہے کہ سلطان محمد مرے گا اور محمدی بیگم ضرور بالعزور میرے نکاح میں آئے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے۔ کوئی اسے بدل نہیں سکتا اور اگر میری یہ بات غلط ہو جائے۔ یعنی اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئے اور اسی طرح سلطان محمد اگر مقررہ میعاد تک نہ مرے تو میں جمونا اور ایسا اور ویسا۔

یہ تو میں نے آپ کو اصل قصہ بہت مختصر طور سے اپنی زبان میں سنا دیا۔ اب آپ مرزا قادیانی کے اس سلسلہ کے دعوؤں اور ان کی پیشین گوئیوں کی دو ایک عبارتیں بھی سن لیجئے اور عبارتیں بھی وہ جن کو انہوں نے خدا کے الہام کی حیثیت سے لکھا ہے:

یہ میرے ہاتھ میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم ہے جو اس وقت کی لکھی ہوئی ہے جبکہ سلطان محمد کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کو چار پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اس میں مرزا قادیانی نے اپنے کچھ وہ الہامات لکھے ہیں جو عربی زبان میں ہیں اور خود ہی ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ ان میں چند سطروں کا ایک الہام ہے جس کا تعلق محمدی بیگم سے ہے جس میں (مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق) ان کے خدا نے ان کو بتلایا ہے اور بڑے زوردار الفاظ میں یقین اور اطمینان دلایا ہے کہ محمدی بیگم پھر ضرور تمہارے نکاح میں آئے گی۔ بلکہ ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا ہے۔ اب کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ الہام کے لفظ یہ ہیں:

”فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک . امر من لدنا انا کنا فاعلین
زو جنکھا . الحق من ربک فلا تكونن من المعتبرین . لا تبدیل لکلمات اللہ . ان
ربک فعال لما یرید انا رادوھا الیک“

اب خود مرزا قادیانی کا لکھا ہوا اس الہام کا ترجمہ سنئے:

”سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔ تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالعزور اس کو کر دیتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔“

(انجام آتھم ص ۶۱، ۶۰، جزائن ج ۱ ص ایضا)

گویا مرزا قادیانی اپنے اس الہام کو شائع کر کے دنیا کو ہتلا رہے ہیں کہ اگرچہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا اور میرے مخالف اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ لیکن میرا خدا اپنی وحی کے ذریعہ مجھے ہتلا رہا ہے کہ وہ میرے ان مخالفوں سے میری طرف سے انتقام لینے کے لئے اور ان کو شکست دینے کے لئے کافی ہے اور اس کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ اس عورت کو یعنی محمدی بیگم کو پھر میری طرف واپس کرے گا۔ یعنی سلطان محمد میری زندگی میں مرے گا اور محمدی بیگم بیوہ ہو کر پھر میرے نکاح میں آئے گی اور میرے اللہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس کا یہ نکاح ہم نے تم سے کر دیا ہے (زوجة نکھا) اور یہ خدائی فیصلہ اور خدائی اطلاع ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اللہ کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔ ان میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اللہ ضرور محمدی بیگم کو میری طرف واپس کرے گا اور آخر کار وہ میرے نکاح میں ضرور بالضرور آئے گی۔

الغرض یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا الہام اور ان کی پیشین گوئی محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کے متعلق ہے۔

پھر آپ کو یہ سن کر اور زیادہ تعجب ہو گا کہ اس شخص نے اپنے اس واہیات معاملہ میں ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کو بھی لپیٹ لیا۔ اسی (انجام آتم کے ضمیر کے ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ) میں محمدی بیگم کے نکاح کی اسی پیشین گوئی کے متعلق دیدہ دلیری سے لکھا کہ:

”اس پیشین گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولدہ یعنی موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کے متعلق اس عاجز کی پیشین گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سے دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

حالانکہ حضور ﷺ پر یہ اس شخص کا محض افتراء اور بہتان ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یتزوج ویولدہ کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام (جنہوں نے اپنی پہلی

زندگی میں نکاح نہیں کیا تھا اور تجرد کی زندگی گزاری تھی) وہ جب آخر زمانہ میں دوبارہ آئیں گے تو حضور ﷺ کی سنت کے اتباع میں نکاح بھی کریں گے اور اس سے اولاد بھی ہوگی۔ لیکن اس شخص نے حضور ﷺ پر افتراء کیا اور آپ ﷺ کے اس ارشاد کو محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کی پیشین گوئی بنا لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی اس پیشین گوئی کو غلط ثابت کر کے ساری دنیا کو اس حقیقت کا گواہ بنا دیا کہ اس شخص نے خدا پر اور اس کے رسول ﷺ پر یہ سب افتراء کیا تھا۔

اسی سلسلہ میں ضمیرہ انجام آتھم کے اسی صفحہ کی ایک عبارت اور بھی سن لیجئے۔ مرزا قادیانی کے جن مخالفین نے محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ ہونے اور سلطان محمد سے ہو جانے پر پھر پیشین گوئی کی مدت یعنی اڑھائی سال میں سلطان محمد کے نہ مرنے پر فاتحانہ خوشیاں منائیں ان کے متعلق مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

”سوچا ہے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے کلڑے کلڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں کو بندروں اور سواروں کی طرح کر دیں گے۔“

(ضمیرہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

پھر چند سطر کے بعد اسی سلسلہ بیان میں لکھتے ہیں:

”یاد رکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری جز (یعنی سلطان محمد کا مرزا قادیانی کے سامنے مرنا اور محمدی بیگم کا بیوہ ہو کر مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئیں تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمق! یہ انسان کا افتراء نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتزی کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ملتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔“

(ضمیرہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

یہ عبارتیں مرزا قادیانی کی صرف ایک کتاب انجام آتھم اور اس کے ضمیرہ کی ہیں۔ جو

۱۸۹۶ء کے آخر کی تصنیف ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی قریباً ۱۲/۱۱ برس زندہ رہے اور مئی ۱۹۰۸ء میں مرگئے اور ان پیشین گوئیوں کا یہ حشر ہوا کہ نہ سلطان محمد ان کے سامنے مرا اور نہ محمدی بیگم ان کے نکاح میں آئی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو کچھ بھی سمجھ دی ہے تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے یہ سارے اعلانات اور ان کی یہ پیشین گوئیاں کتنے روشن طریقہ پر قلم ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا کتنی صفائی سے ثابت کر دیا۔

میں نے بیان کیا تھا کہ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی ایک پیشین گوئی تاریخ کے تعین کے ساتھ یہ تھی سلطان محمد یوم نکاح کے ڈھائی سال تک ضرور مر جائے گا۔ چنانچہ اسی پیشین گوئی کی بنیاد پر انہوں نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو لکھا کہ: ”آج کی تاریخ سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔“ (شہادۃ القرآن ص ۷۹، خزائن ج ۶ ص ۳۷۵)

اس حساب سے سلطان محمد کو ۲۱ اگست ۱۸۹۳ء تک مر جانا چاہئے تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو جھوٹا کر دیا اور سلطان محمد کو اس تاریخ تک بھی موت نہیں آئی تو مرزا قادیانی نے بڑی دیدہ دلیری اور بے باکی سے کہنا شروع کر دیا کہ اس کی موت فلاں وجہ سے کچھ ٹل گئی ہے۔ لیکن بہر حال میرے سامنے ضرور مر جائے گا۔ یہ اللہ کی تقدیر مبرم ہے۔ یعنی اللہ کی یہ اٹل اور قطعی تقدیر ہے اور اب اس میں کوئی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔ چنانچہ سلطان محمد کی موت کی میعاد گزرنے کے بعد انجام آتھم میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔“

(انجام آتھم میں ص ۳۳، خزائن ج ۱ ص ایضاً)

اور اسی کے متعلق اسی انجام آتھم کے عربی حصہ میں لکھا کہ:

”والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم و سیأتی وقتہ بفضل اللہ

الکریم فوالذی بعث لنا محمد المصطفیٰ وجعلہ خیر الوریٰ ان هذا حق

فسوف تری و لنی اجعل هذا النبأ معياراً لصدقى وكذبى وما قلت الا بعد
ما انبت من ربي“ (انجام آتھم ص ۲۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے۔ (یعنی اٹل اور
قطعاً تقدیر ہے) اور اللہ کے فضل سے عنقریب اس کا وقت آیا چاہتا ہے۔ پس قسم ہے اس خدا کی
جس نے حضرت محمد ﷺ کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اس کو خیر الرسل اور بہترین مخلوقات بنا یا
کہ یہ پیشین گوئی بالکل حق ہے اور تم عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ لو گے اور میں اس پیشین گوئی
کو اپنے جھوٹے اور سچے ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں اور یہ بات میں جب کہہ رہا ہوں کہ میرے
پروردگار کی طرف سے مجھے اس کی خبر دی گئی ہے۔

بہر حال مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح اور اس کے شوہر سلطان محمد کی موت کی
پیشین گوئی اتنے زور سے کی کہ کوئی زور دار اور وزن دار لفظ اٹھا نہیں رکھا۔ کہا کہ:

”یہ اللہ کی تقدیر مبرم ہے۔ اللہ اس کو ضرور پورا کرنے والا ہے اور میں اس کو اپنے سچے
اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں۔“ (انجام آتھم ص ۲۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

”اگر یہ سب باتیں پوری نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں اور ہر بد سے بدتر ہوں۔“

(انجام آتھم ص ۳۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

”اور جس وقت یہ سب باتیں پوری ہوں گی تو میرے ان بیوقوف مخالفوں کی نہایت
صفائی سے اس دن ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور
سوروں کی طرح کر دیں گے۔“ (انجام آتھم ص ۳۳۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب تعلقوں اور دعوؤں کو ایسی صفائی سے جھوٹا ثابت کیا
اور خاک میں ملا یا کہ کسی کے لئے دھوکہ فریب اور کسی مخالف کی گنجائش نہیں رہی۔ یہ سب عبارتیں
مرزا قادیانی کی کتابوں میں آج تک موجود ہیں اور مرزا قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں اس دنیا سے اس
حال میں چلے گئے کہ سلطان محمد زندہ تھا اور محمدی بیگم اس کی بیوی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد
کو اتنی لمبی عمر دی کہ ابھی چند سال ہوئے اللہ کے اس بندہ کا انتقال ہوا ہے۔ گویا مرزا قادیانی کے

بعد قریباً تیس چالیس برس وہ زندہ رہا اور اس طویل مدت کا ہر دن مرزا قادیانی کے کاذب اور مفتری ہونے کی شہادت دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا۔

اس عاجز نے مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو چار اصولی باتیں آپ حضرات کے سامنے رکھنے کا ارادہ کیا تھا ان میں سے دو تو پہلے پیش کر چکا تھا اور تیسری اصولی بات ان کی ان خاص پیشین گوئیوں سے متعلق تھی جن کو خود انہوں نے اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ ان میں سے میں نے صرف ان ہی دو پیشین گوئیوں کو آپ حضرات کے سامنے رکھا ہے جن کو خود مرزا قادیانی نے زیادہ اہمیت دی تھی۔ یعنی ڈپٹی آتھم والی اور محمدی بیگم والی پیشین گوئی۔

یہ عاجز پوری ایمان داری اور دیانتداری سے کہتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی میں کسی دوسرے پہلو سے کوئی کمی کسر نہ ہوتی تب بھی صرف ان ہی دو پیشین گوئیوں کا غلط نکل جانا اس بات کے لئے کافی دلیل ہوتا کہ مرزا قادیانی ہرگز اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کے مامور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی اور کسی مامور کو اس طرح ذلیل نہیں کرتا۔ جس طرح کہ مرزا قادیانی ان دو پیشین گوئیوں میں ذلیل ہوئے۔

میرا تو خیال ہے کہ نبوت تو بڑی چیز ہے۔ اگر کوئی بھی غیرت مند آدمی اتنا ذلیل ہوا ہوتا تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق بھی اپنے کو نہ سمجھتا۔ مگر اللہ کی شان ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود مرزا قادیانی کے دعوے بھی برابر جاری رہے اور ان کو نبی ماننے والے بھی ملتے رہے اور اب تک مل رہے ہیں۔ لیکن اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ ہمارے اس ملک (ہندوستان) میں ایک قوم کی قوم موجود ہے جو جانوروں کو پوجتی ہے۔ دریاؤں کو پوجتی ہے۔ پتھروں کو پوجتی ہے اور صرف بے پڑھے اور گنوار ہی نہیں۔ بلکہ ان چیزوں کی پرستش کرنے والوں میں اچھے اچھے گریجویٹ اور علم و عقل والے بھی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ من یضلل اللہ فلا ہادی لہا

چوتھی بات

مرزا قادیانی کی جانچ کے سلسلہ میں اب چوتھی اصولی بات مجھے یہ کہنی ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبر سے ناممکن ہے کہ وہ اپنے وقت کی کسی ایسی طاقت و حکومت کی خوشامد و چالپوسی اور اس

کے ساتھ اپنی مخلصانہ وفاداری اور محبت کا اظہار کرے جو کفر اور بے دینی کا ستون ہو اور جس کے عروج اور غلبہ سے کفر اور بے دینی کو عروج ہوتا ہو اور دنیا میں خدا فراموشی اور آخرت سے بے فکری اور مادہ پرستی اور نفس پرستی بڑھتی ہو۔

پچھلی چند صدیوں میں یورپین اقوام اور خاص کر انگریزوں کے حکومتی اقتدار نے دین کو اور خدا پرستی کو کتنا زبردست نقصان پہنچایا ہے اور مادہ پرستی اور نفس پرستی کو دنیا میں کتنا بڑھایا اور پھیلا یا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں کافر حکومتیں پہلے بھی ہوئی ہیں۔ لیکن غالباً کبھی کسی حکومت کے اثر و اقتدار نے لوگوں کو خدا سے اتنا بے تعلق اور دین و آخرت کی طرف سے اتنا بے فکر نہیں کیا ہوگا۔ جتنا کہ اس زمانے میں یورپ کی حکومتوں کے اثرات نے لوگوں کو خدا اور آخرت فراموش بنا دیا ہے اور خصوصاً انگریزوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دینی اور سیاسی نقصان پہنچایا ہے اور جس جس طرح ان کو تباہ و برباد کیا ہے۔ اس کا تو حساب بھی نہیں لگایا جاسکتا ہے جو ممالک پہلے مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے ان میں سے ایک ایک کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ کس قوم اور کس حکومت کی مکاری اور غداری نے مسلمانوں کو ان ملکوں سے بے دخل کیا اور اپنا غلام بنایا۔ قریب قریب سب جگہ انگریزوں ہی کا ہاتھ نظر آئے گا۔

الغرض اس حقیقت میں کسی کو شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ اس زمانے میں دین و ایمان اور روحانیت اور خدا پرستی کو سب سے زیادہ نقصان یورپین قوموں کے سیاسی غلبہ نے پہنچایا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ دینی اور سیاسی نقصان خاص کر انگریزوں نے پہنچایا ہے اور یہ حکومتیں اس وقت کی فرعونی اور نمرودی حکومتیں ہیں۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہیں ہوئی اور نبیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغمبر اس زمانے میں آتا تو وہ ان یورپین حکومتوں کی اور خاص کر انگریزی حکومت کی ہرگز تعریف نہ کرتا۔ ہرگز ان کو خدا کی نعمت اور رحمت نہ بتاتا۔ بلکہ اس دور کی سب سے بڑی لعنت ان ہی حکومتوں کو قرار دیتا۔ لیکن مرزا قادیانی کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا رویہ اس معاملہ میں

بالکل دنیا دار اور حکومت پرست لوگوں کا سا ہے۔ بلکہ نہایت ذلیل اور گھٹیا قسم کے حکومت پرستوں کا سا ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں جا بجا انگریزی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری اور وابستگی اور خیر خواہی اور دعا گوئی کا ایسا گھناؤنا مظاہرہ کیا ہے کہ میں نے تو کبھی کسی ذلیل سے ذلیل حکومت پرست کی بھی کوئی ایسی تحریر نہیں دیکھی ہے۔ اس وقت ان کی اس سلسلہ کی بھی صرف ایک ہی عبارت آپ کو سنا تا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ان کی کتاب شہادۃ القرآن ہے۔ اسی کے ساتھ ان کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے جس کا عنوان ہے ”گورنمنٹ کی توجہ کے لائق“ اس میں پہلے تو مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ:

”گورنمنٹ کے (یعنی انگریزی سرکار کے) احسانات ہمارے خاندان پر ہمارے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے وقت سے برابر ہوتے رہے ہیں اور اس لئے اس گورنمنٹ کی شکرگزاری میرے رگ دریشہ میں سمائی ہوئی ہے۔“ (شہادۃ القرآن ص ۸۲، خزائن ج ۶ ص ۷۳۸)

پھر گورنمنٹ کے ساتھ اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی وفاداری اور خیر خواہی کا ذکر بڑے فخر کے ساتھ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ کی کیسی کیسی مدد کی اور اس کے واسطے کیسی کیسی جانی اور مالی انہوں نے قربانیاں دی اور اس کے صلہ میں گورنمنٹ نے کیسے کیسے احسانات کئے اور کیا کیا صلے دیئے۔ یہ سب پوری تفصیل سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

”ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ بعض احمق اور نادان سوال

کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سویا در ہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔“ (شہادۃ القرآن ص ۸۴، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

یہ مرزا قادیانی کی عبادت ہے۔ بس یہ ان کا دین و مذہب ہے اور یہ ان کی پیغمبری ہے۔ آپ لوگوں کے احساسات کا حال مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں تو صاف کہتا ہوں کہ اس عبارت کے پڑھنے کے بعد میں ان کو نہایت ذلیل ذہنیت کا ایک سرکار پرست آدمی سمجھتا ہوں اور اس قسم کی ان کی یہ ایک ہی عبارت نہیں ہے۔ انگریزی سرکار کی خوشامد میں اس شخص نے بیسیوں جگہ اس سے بھی زیادہ ذلیل قسم کی باتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں ان کو نبی ماننے والوں نے نبوت کو کیا سمجھا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے تو شاید ہر بھلا آدمی پھر خدا ہو سکتا ہے۔ لاحول ولاقوة الا باللہ!

خیر! چونکہ اس وقت کی میری گفتگو کا مقصد مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا بس ایک صحیح طریقہ اور راستہ بتانا ہے۔ اس لئے نمونے کے طور پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے سلسلہ میں ان کی صرف یہی ایک عبارت پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

خلاصہ بحث

اب میں آپ حضرات سے کہتا ہوں کہ میری چاروں اصولی باتیں آپ نے سن لیں اور غالباً سمجھ بھی لی ہوں گی۔ کیونکہ ان میں کوئی باریک علمی بات نہیں ہے۔ سیدھی سیدھی موٹی باتیں ہیں اور الحمد للہ دو اور دو چار کی طرح یقینی اور پکی ہیں۔ آخر کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ:

.....۱ کسی نبی سے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے سے پہلے کسی پیغمبر کی اہانت اور تنقیص کرے اور اخلاقی گندگیوں کو اس کی طرف منسوب کرے۔

.....۲ اور کون اس میں شک کر سکتا ہے کہ کسی نبی سے ہرگز یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے صاف صاف غلط بیانی کرے اور جھوٹ بولے۔

۳..... اسی طرح ہرگز یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ کی وحی سے کوئی سچا نبی تعین تاریخ کے ساتھ کوئی پیشین گوئی کرے اور اس کو اپنے صدق و کذب کا نشان اور معیار قرار دے اور اللہ اسی پیشین گوئی کے خلاف ظاہر کر کے اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کر دے۔

۴..... اسی طرح کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ نبی و رسول جو اللہ کا نائب اور نمائندہ ہوتا ہے وہ ذلیل قسم کے سرکار پرستوں اور کاسہ لیسوں اور دنیا کے کتوں کی طرح گورنمنٹ برطانیہ جیسی کسی حکومت کی ایسی ذلیل خوشامد ہرگز نہیں کر سکتا جس کا نمونہ ابھی آپ نے دیکھا۔ نبوت تو بہت بلند مقام ہے۔ میرے نزدیک تو یہ کسی شریف آدمی کا بھی کام نہیں ہے۔ اگر کسی شریف آدمی کی طرف یہ باتیں منسوب کی جائیں تو وہ اس کو اپنی سخت توہین اور گالی سمجھے گا۔

بہر حال یہ چارہ سیدھی اور سچی اصولی باتیں ہیں جن سے انکار اور اختلاف کرنے کی کسی کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان چاروں چیزوں میں بری طرح ملوث اور آلودہ ہیں۔

اس لئے اگر بالفرض نبوت ختم نہ بھی ہوئی ہوتی اور انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی کو نبی اور رسول بنا کر نہیں بھیج سکتا جو انسانی شرافت کے معیار سے اتنا گرا ہوا ہے۔ ایسے کسی آدمی پر ہرگز خدا کی وحی نہیں آسکتی۔ ہاں ایسے لوگوں پر شیطانی وحی آیا کرتی ہے اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: "هل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین" تنزل علیٰ کل افک اثیم (شعراء: ۲۲۱) یعنی ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ شیطان کن لوگوں پر اترتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولنے والوں اور افتراء پردازوں اور پاپیوں پر اترتے ہیں۔

پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو جھوٹ بولتا ہو، افتراء کرتا ہو اور جس کی زندگی پاک اور ستھری نہ ہو اس پر خدا کی وحی نہیں آتی بلکہ شیطان آتے ہیں۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ مرزا قادیانی میں افک اور اثیم ہونے کی صفت کتنی نمایاں ہے۔

بہر حال اگر بالفرض نبوت جاری ہوتی جب بھی مرزا قادیانی کے نبی ہونے کا ہرگز کوئی امکان نہ تھا۔ وہ تو کھلے ہوئے افک اور اثیم ہیں اور میں یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں فرضی طور پر کہہ رہا

ہوں۔ ورنہ میں شروع ہی میں آپ کو بتلا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ دین اور شریعت کو مکمل کر دیا اور پھر قیامت تک اس کی حفاظت کی بھی خود ہی ذمے داری لے لی اور اپنی خاص قدرت سے اس کا انتظام بھی فرما دیا اور اس طرح نبوت کی ضرورت کو ختم فرما کر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نبوت کے ختم کئے جانے کا بھی قرآن پاک میں اعلان فرما دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حدیثوں میں بھی اس کا صاف صاف اعلان فرما دیا اور اس لئے ساری امت کا یہی عقیدہ اور یہی ایمان رہا کہ نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہو گیا اور اب کبھی دنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ہر انسان کے لئے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا اور آپ کی پیروی کرنا کافی ہے اور حضور ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت دنیا بھر کے لئے اور ہمیشہ کے لئے کفایت کرنے والی ہے۔

بہر حال اصلی عقیدہ اور ایمان تو یہ ہے اور اس بنا پر اب کسی شخص کے بھی نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں اور جو شخص بھی اب نبوت کا دعویٰ کرے ہم اس کو کاذب اور اللہ پر افتراء کرنے والا سمجھیں گے۔ حتیٰ کہ اگر بالفرض سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسی پاک سیرت رکھنے والا کوئی بزرگ بھی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو ہم اس کو بھی ایسا ہی سمجھیں گے اور میں اس سے بھی آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی یہ دعویٰ کرتے تو امت ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتی جو خود انہوں نے میلہ کذاب کے ساتھ کیا۔

بہر حال ہمارا اصل عقیدہ اور ایمان تو یہ ہے۔ لیکن اگر بالفرض نبوت کا سلسلہ جاری بھی ہوتا تب بھی مرزا قادیانی جیسے اخلاق و اوصاف رکھنے والے کسی آدمی کے لئے اس مقام اور منصب کا کوئی امکان نہ تھا۔ کسی شخص کے حق میں سخت تنقید اور سخت الفاظ بولنا مجھے گراں ہوتا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے بارے میں اس کی ضرورت سمجھتا ہوں کہ اپنے دل پر جبر کر کے اپنی طبیعت اور ذوق کے خلاف صاف صاف کہوں کہ وہ شخص معمولی درجہ کے اخلاق سے بھی خالی تھا۔ جتنی دیانت اور سچائی اور جتنی غیرت اور شرافت اوسط درجہ کے لوگوں میں ہوتی ہے اس شخص میں اتنی بھی نہیں تھی اور میں صاف کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا مجھ جیسا گنہگار اتنی بھی مرزا قادیانی سے زیادہ دیانت اور صداقت الحمد للہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

